

آپ کے مسائل

اور

ان کا حل

نہم
جلد، ۱

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

القرآن ریسرچ سینٹر تنظیم کا شرعی حکم

س :.... مولانا صاحب! آج کل ایک نیا فتنہ قرآن ریسرچ سینٹر کے نام سے بہت زوروں پر ہے، اس کا بانی محمد شیخ انگلش میں بیان کرتا ہے، اور ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ ہم اس انتظار میں تھے کہ ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“

میں آپ کی کوئی مفصل تحریر شائع ہوگی مگر آپ کے مسائل میں ایک خاتون کے سوال نامہ کے جواب میں آپ کا مختصر سا جواب پڑھا، اگرچہ وہ تحریر کسی حد تک شافی تھی مگر اس سلسلہ کی تفصیلی تحریر کی اب بھی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے ایسی کوئی تحریر لکھی ہو یا کہیں شائع ہوئی ہو تو اس کی نشاندہی فرمادیں یا پھر ازراہ کرم امت مسلمہ کی اس سلسلہ میں راہ نمائی فرمادیں۔

ج:..... آپ کی بات درست ہے، ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ میں مہرِ نہایت مختصر سا جواب شائع ہوا تھا، اور احباب کا اصرار تھا کہ اس سلسلہ میں کوئی مفصل تحریر آنی چاہئے، چنانچہ میری ایک مفصل تحریر ماہنامہ بینات کراچی کے ”بصائر و عبر“ میں شائع ہوئی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے افادہ عام کیلئے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے، جو حسب ذیل ہے:

”مسلمانان ہندوستان کی دلی خواہش اور چاہت تھی کہ ایک ایسی آزاد ریاست اور ملک میسر آجائے جہاں مسلمان آزادی سے قرآن و سنت کا آئین نافذ کر سکیں اور انہیں دین اور دینی شعائر کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، چونکہ مسلمانوں کا جذبہ نیک تھا، اس لیے اس میں جوان بوڑھے، عوام و خواص اور عالم و جاہل سب برابر کے متحرک و فعال تھے۔ بلا آخر لاکھوں جانوں اور عزتوں کی قربانی کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک مسلم ریاست کی حیثیت سے پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ قیام پاکستان کا مقصد اسلامی نظام حکومت یعنی حکومت الہیہ کا قیام باور کر لیا گیا تھا۔ جس کا عنوان تھا ”پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ“ اور یہ ایسا نعرہ تھا جس کے زیر اثر تمام مسلمان مرٹن کے لیے تیار تھے، حتیٰ کہ وہ

مسلمان جن کے علاقے تقسیم ہند کے بعد ہندوستان کی حدود میں آتے تھے وہ بھی اس کے قیام میں پیش پیش تھے، لیکن: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ مرض بوہتا گیا جوں جوں دوا کی، کے مصداق، آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود بھی پاکستانی مسلمانوں کو اسلامی نظام حکومت نصیب نہیں ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

الٹا پاکستان روز بروز مسائلستان بنتا چلا گیا، اس میں مذہبی، سیاسی، روحانی غرض ہر طرح کے فتنے پیدا ہوتے چلے گئے، ایک طرف اگر انگلینڈ میں مرتد رشدی کا فتنہ رونما ہوا، تو دوسری طرف پاکستان میں یوسف کذاب نام کا ایک بدباطن دعویٰ نبوت لے کر میدان میں آگیا۔ اسی طرح بلوچستان میں ایک ذکری مذہب ایجاد ہوا جس نے وہاں کعبہ اور حج جاری کیا۔ یہاں رافضیت اور خارجیت نے بھی پر پرزے نکالے، یہاں شرک و بدعات والے بھی ہیں اور طبلہ سارنگی والے بھی۔ اس ملک میں ایک گوہر شاہی نام کا ملعون بھی ہے جن کے مریدوں کو چاند میں اس کی تصویر نظر آتی ہے۔ اور خود اس کو اپنے پیشاب میں اپنے مصلح کی شبیہ دکھائی دیتی ہے۔ اس میں ایک بد بخت عاصمہ جہانگیر بھی ہے جو تحفظ حقوق انسانیت کی آڑ میں کتنی لڑکیوں کی چادر عفت کو تار تار کر چکی ہے۔

اسی طرح اس ملک میں ”جماعت المسلمین“ نامی ایک جماعت بھی ہے جو پوری امت کی تجہیل و تھمیق کرتی ہے۔ یہاں ڈاکٹر مسعود کی اولاد بھی ہے جو اپنے علاوہ کسی کو مسلمان ماننے کے لیے تیار نہیں، یہاں غلام احمد پرویز کی ذریت بھی ہے جو امت کو ذخیرہ احادیث سے بدظن کر کے اپنے پیچھے لگانا چاہتی ہے، اور

ان سب سے آگے اور بہت آگے ایک نیا فتنہ اور نئی جماعت ہے جس کے تانے بانے اگرچہ غلام احمد پر دیز سے ملتے ہیں مگر وہ کئی اعتبار سے غلام احمد پر دیز کو پیچھے چھوڑ گئی ہے، غلام احمد پر دیز نے امت کو احادیث سے برگشتہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی، ہاں البتہ اس نے چند آیات قرآنی پر بھی اپنی تاویلات باطلہ کا تیشہ چلایا تھا، مگر اس نئی جماعت اور نئے فتنہ کے سربراہ محمد شیخ نامی شخص نے تقریباً پورے اسلامی عقائد کی عمارت کو منہدم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے، چنانچہ وہ توراہ، زیور، انجیل اور دوسرے صحف آسمانی کے وجود اور حضور ﷺ کی دوسرے انبیاء پر فضیلت و برتری اور انبیاء کرام کے مادی وجود کا منکر ہے، بلکہ وہ بھی اصل میں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مدعی نبوت ہے۔ مگر وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکام حکمت عملی کو دہرانا نہیں چاہتا، کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح براہ راست نبوت اور عقیدہ اجراء وحی کا دعویٰ کر کے قرآن و سنت اور علماء امت کے شکنجہ میں نہیں آنا چاہتا، یہ تو وہ بھی جانتا ہے کہ وحی نبوت ہمد ہو چکی ہے، اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد اپنے لئے اجراء وحی کا دعویٰ کرے وہ دجال و کذاب اور واجب القتل ہے۔ اس لئے محمد شیخ نامی اس شخص نے اس کا عنوان بدل کر یہ کہا کہ: ”جو شخص جس وقت قرآن پڑھتا ہے اس پر اس وقت قرآن کا وہ حصہ نازل ہو رہا ہوتا ہے اور جہاں قرآن مجید میں ”قل“ کہا گیا ہے وہ اس انسان ہی کے لیے کہا جا رہا ہے، یوں وہ ہر شخص کو نزول وحی کا مصداق بنا کر اپنے لئے نزول وحی اور اجر نبوت کے معاملہ کو لوگوں کی نظروں میں ہلکا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کو یوں بھی تعبیر کرتا ہے کہ:

”انبیاء، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح

کرتے ہیں اور میں بھی یہی کام انجام دے رہا ہوں۔“

نعوذ باللہ۔ منصب نبوت کو اس قدر خفیف اور ہلکا کر کے پیش کرنا اور یہ

جرات کرنا کہ میں بھی وہی کام کر رہا ہوں جو (نعوذ باللہ) انبیاء کرام کیا کرتے ہیں۔

کیا یہ دعویٰ نبوت اور منصب نبوت پر فائز ہونے کی ناپاک کوشش نہیں؟

لوگوں کی نفسیات بھی عجیب ہے، اگر وہ ماننے پر آئیں تو ایک ایسا شخص

جو کسی اعتبار سے قابل اعتماد نہیں، جس کی شکل و شبہت مسلمانوں جیسی نہیں،

جس کا رہن سہن کسی طرح اسلاف سے میل نہیں کھاتا، ابلیس مغرب کی نقالی

اس کا شعار ہے، اسوہ نبویؐ سے اسے ذرہ بھر مناسبت نہیں، اس کی چال ڈھال،

رفتار و گفتار اور لباس و پوشاک سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ یہ شخص مسلمان بھی

ہے کہ نہیں؟ پھر طرہ یہ کہ وہ نصوص صریحہ کا منکر ہے، اور تاویلات فاسدہ کے

ذریعہ اسلام کو کفر، اور کفر کو اسلام باور کرانے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کان

کاٹتا ہے، فلسفہ اجر انبوت کا نہ صرف وہ قائل ہے بلکہ اس کا داعی اور مناد ہے۔

وہ تمام آسمانی کتابوں کا یکسر منکر ہے، وہ انبیاء کے مادی وجود کا قائل نہیں،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وجود کی بھول بھلیوں کے گورکھ دھندوں

سے آپ کی نبوت و رسالت اور مادی وجود کا انکار ہی ہے، انبیاء بنی اسرائیل میں

سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتا ہے۔

ذخیرہ احادیث کو من گھڑت کہانیاں کہہ کر ناقابل اعتماد گردانتا ہے،

غرضیکہ عقائد اسلام کے ایک ایک جز کا انکار کر کے ایک نیا دین و مذہب پیش

کرتا ہے،۔ اور لوگ ہیں کہ اس کی عقیدت و اطاعت کا دم بھرتے ہیں، اور اس کو اپنا پیشوا اور راہ نمائے ہیں۔

اس کے برعکس دوسری جانب اللہ کا قرآن ہے، نصوص صریحہ اور احادیث نبویؐ کا ذخیرہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرامؓ کی سیرت و کردار کی شاہراہ ہے، اور اجماع امت ہے، جو پکار پکار کر انسانوں کی ہدایت و راہ نمائی کے خطوط متعین کرتے ہیں، مگر ان ازلی محروموں کے لئے یہ سب کچھ ناقابل اعتماد ہے۔

کس قدر لائق شرم ہے کہ یہ حرماں نصیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کی جائے اپنے گلے میں اس ملحد و بے دین کی غلامی کا پٹہ سجانے اور اس کی امت کملانے میں ”فخر“ محسوس کرتے ہیں۔ حیف ہے اس عقل و دانش اور دین و مذہب پر جس کی بنیاد الحاد و زندقہ پر ہو، جس میں قرآن و سنت کی جائے ایک جاہل مطلق کے کفریہ نظریات و عقائد کو درجہ استنارہ حاصل ہو۔ سچ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں تو عقل و خرد چھین لیتے ہیں، جھوٹ سچ کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور ہدایت کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔

گزشتہ ایک عرصہ سے اس قسم کی شکایات سننے میں آرہی تھیں کہ سیدھے سادھے مسلمان اس فتنے کا شکار ہو رہے ہیں، چنانچہ اس سلسلہ میں کچھ لکھنے کا خیال ہوا تو ایک صاحب راقم الحروف اور دارالعلوم کراچی کے فتاویٰ کی کاپی لائے اور فرمائش کی کہ اس فتنہ کے خلاف آواز اٹھائی جائے، اس لئے کہ حکومت اور انتظامیہ اس فتنہ کی روک تھام کے لئے نہایت بے حس اور غیر سنجیدہ ہے۔

جب کہ یہ فتنہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ کس قدر لائق افسوس ہے کہ اگر کوئی شخص بانی پاکستان یا موجودہ وزیراعظم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو جائے تو حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آجاتی ہے، لیکن یہاں قرآن و سنت، دین متین اور حضرات انبیاء اور ان کی نبوت کا انکار کیا جاتا ہے، ان کی شان میں نازیبا کلمات کہے جاتے ہیں، مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی، اور انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں ریگلتی۔

اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان ہردو تحریروں کو یکجا شائع کر دیا جائے، تاکہ مسلمانوں کا دین و ایمان محفوظ ہو جائے، اور لوگ اس فتنہ کی سنگینی سے واقف ہو کر اس سے بچ سکیں۔

راقم الحروف کا مختصر جواب اگرچہ روزنامہ جنگ کے کالم ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ میں شائع ہو چکا ہے مگر دارالعلوم کراچی کا فتویٰ شائع نہیں ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک ایسی خاتون کا مرتب کردہ ہے سوال نامہ ہے جو براہ راست اس فتنہ سے متاثر رہی ہے، اس کے بعد راقم الحروف کا جواب ہے، اور آخر میں دارالعلوم کراچی کا جواب ہے، اور سب سے آخر میں اختتامیہ کلمات ہیں، چونکہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ میں قرآنی آیات اور دوسری نصوص کے ترجمے نہیں تھے اس لئے افادہ عام کی خاطر قرآنی آیات اور عربی عبارتوں کے ترجمے کر دیئے گئے ہیں

سوال نامہ :

سوال : محترم مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب.. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احوال حال کچھ اس طرح ہے کہ حیثیت مسلمان میں اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے دین کو ضرب پہنچانے اور اس کے عقائد کی عمارت کو مسمار کرنے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں، اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنا چاہتی ہوں۔

محترم یہاں پر چند تنظیموں کی جانب سے نام نہاد پمفلٹ آڈیو / وڈیو کیسٹس کے ذریعے ایسا لٹریچر فراہم کیا جا رہا ہے جس سے بڑا طبقہ شکوک و شبہات اور بے یقینی کی کیفیت کا شکار ہو رہا ہے۔ پاکستان، جسے اسلامی فلسفہ و فکر کے ذریعے حاصل کیا گیا اس کے شہر کراچی میں ایک تنظیم ”القرآن ریسرچ سینٹر“ کے نام سے عرصہ چھ سات سال سے قائم ہے اس تنظیم کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں :

۱:.... دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے انسانیت کی بھلائی کے لئے قرآن پاک معجزانہ طور اکٹھا دنیا میں موجود تھا، مختلف انبیاء پر مختلف ادوار میں مختلف کتابیں نازل نہیں ہوئیں، بلکہ اس کتاب یعنی قرآن پاک کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے پکارا گیا، کبھی توریت، کبھی انجیل اور کبھی زیور کے نام سے۔

قرآن جو جہاں اور جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہو رہا ہے اور جہاں ”قل“ کہا گیا ہے وہ اس انسان کے لئے کہا جا رہا ہے جو پڑھ رہا ہے۔

۲:.... انبیاء کا کوئی مادی وجود نہیں رہا، اس دنیا میں وہ نہیں بچے گئے، بلکہ وہ صرف انسانی ہدایت کے لئے SYMBOLS کے طور پر استعمال کئے گئے اور موجودہ دنیا سے ان کا کوئی مادی تعلق نہیں۔ قرآن شریف کے اندر وہ انسانی

رہنمائی کے لئے صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں۔
 ۳۔ قرآن شریف میں چونکہ حضور کو زمان حال یعنی Present میں پکارا گیا ہے
 لہذا حضور حیثیت روح ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں اور وہ مادی وجود سے مبرا ہیں
 اور نہ تھے۔

۴۔ حضور کی دیگر انبیاء پر کوئی فضیلت نہیں، وہ دیگر انبیاء کے برابر ہیں، بلکہ حضرت
 موسیٰ، بعض معنوں اور حیثیتوں میں یعنی قرآن پاک نے بنی اسرائیل، اور
 حضرت موسیٰ کا کثرت سے ذکر کیا، جس کی وجہ سے ان کی فضیلت حضور پر زیادہ
 ہے۔ حضور کے متعلق جتنی بھی احادیث تاریخ اور تفسیر میں موجود ہیں وہ
 انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔

ان تمام عقائد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ قرآن و سنت کے مطابق یہ فتویٰ

دیں کہ :

- ۱..... یہ عقائد اسلام کی رو سے درست ہیں یا نہیں؟
- ۲..... اس کو اپنانے والا مسلمان رہے گا؟
- ۳..... ایسی تنظیموں کو کس طرح روکا جائے؟
- ۴..... ایسے شخص کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے؟ جس کے عقائد قرآن و سنت
 کے مطابق ہیں جو تمام انبیاء تمام کتابوں آخرت کے دن اور احادیث پر مکمل یقین
 اور ایمان رکھتی ہو؟
- ۵..... آخر میں مسلمانیت کے ناطے اپیل ہے کہ ایسے اشخاص سے بھرپور
 مناظرہ کیا جائے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سے کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں
 کر سکتا کیونکہ ہم سچے مسلمان ہیں۔

راقم الحروف کا جواب :

جواب : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میری بہن! یہ فتنوں کا زمانہ ہے اور جس شخص کے ذہن میں جو بات آجاتی ہے وہ اس کو بیان کرنا شروع کر دیتا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلف بیزاری اور انکار حدیث کا نتیجہ ہے، اور جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں وہ پورے دین کا انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں میں اپنے رسالہ ”انکار حدیث کیوں؟“ میں لکھ چکا ہوں کہ :

”آپ ﷺ کے پاک ارشادات کے ساتھ بے اعتنائی برتنے والوں اور آپ کے اقوال شریفہ کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کے متعلق اعلان کیا گیا کہ ان کے قلوب پر خدائی مہر لگ چکی ہے، جس کی وجہ سے وہ ایمان و یقین اور رشد و ہدایت کی استعداد گم کر چکے ہیں اور ان لوگوں کی ساری تگ و دو خواہش نفس کی پیروی تک محدود ہے، چنانچہ ارشاد الہی ہے :

”وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنفًا وَلِلَّذِينَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ—“ (محمد: ۱۶)

ترجمہ : ”اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تحقیر کے طور پر) کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات

فرمائی تھی؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر
مہر کر دی، اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

قرآن کریم نے صاف صاف یہ اعلان بھی کر دیا کہ
انبیاء کرام علیہم السلام کو صرف اسی مقصد کے لئے بھیجا جاتا
ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اطاعت سے انکار اور آپ کے ارشادات سے سرتابی
کرنا، گویا انکار رسالت کے ہم معنی ہے۔ اس طرح آپ کی
اطاعت کے منکرین، انکار رسالت کے مرتکب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جب قرآن ہی
وحی خداوندی بتلاتا ہے: ”وما ینطق عن الہوی، ان ہو
الا وحی یوحی“ اور آپ کے کلمات طیبات کو جب قرآن
ہی ”گفتہ او گفتہ اللہ بود“ کا مرتبہ دیتا ہے تو بتلایا جائے کہ
حدیث نبوی کے حجت دینیہ ہونے میں کیا کسی شک و شبہ کی
گنجائش رہ جاتی ہے؟ اور کیا حدیث نبوی کا انکار کرنے سے کیا
خود قرآن ہی کا انکار لازم نہیں آئے گا؟ اور کیا فیصلہ نبوت
میں تبدیلی کے معنی خود قرآن کو بدل ڈالنا نہیں ہوں گے؟
اور اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ قرآن کریم بھی تو امت نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زبان مبارک سے سنا، اور

سن کر اس پر ایمان لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”یہ قرآن ہے“، یہ ارشاد بھی تو حدیث نبوی ہے، اگر حدیث نبوی حجت نہیں تو قرآن کریم کا قرآن ہونا کس طرح ثابت ہوگا؟ آخر یہ کون سی عقل و دانش کی بات ہے کہ اس مقدس و معصوم زبان سے صادر ہونے والی ایک بات تو واجباً تسلیم ہو اور دوسری نہ ہو؟

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

”یہ تو میرے میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کمال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور یہ میرا کلام ہے، ورنہ ہم نے تو دونوں کو ایک ہی زبان سے صادر ہوتے ہوئے سنا تھا“۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو حجت ہے مگر حدیث حجت نہیں ہے، ان ظالموں کو کون بتلائے کہ جس طرح ایمان کے معاملہ میں خدا اور رسول کے درمیان تفریق نہیں ہو سکتی کہ ایک کو مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے، ٹھیک اسی طرح کلام اللہ اور کلام الرسول کے درمیان بھی اس تفریق کی گنجائش نہیں، کہ ایک کو واجب الاطاعت مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے، ایک کو تسلیم کر لیجئے تو

دوسرے کو بہر صورت تسلیم کرنا ہو گا اور ان میں سے ایک کا انکار کر دینے سے دوسرے کا انکار آپ سے آپ ہو جائے گا۔ خدائی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس کے کلام کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کیا جائے، اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو ٹھکرایا جائے، وہ ایسے ظالموں کے خلاف صاف اعلان کرتا ہے:

”فانہم لایکذبونک ولكن الظالمین بآیت اللہ یجحدون“۔

ترجمہ: ”پس اے نبی! یہ لوگ آپ کے کلام کو نہیں ٹھکراتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔“

لہذا جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور کلام اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں لامحالہ رسول اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا ہو گا، ورنہ ان کا دعویٰ ایمان حرف باطل ہے۔“

جس تنظیم کا آپ نے تذکرہ کیا ہے ان عقائد کے رکھنے والے مسلمان

نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے دین کی پوری کی پوری عمارت کو مسمار کر دینے کا عزم کر لیا ہے، نیز انہوں نے تمام شعائر اسلام اور قرآن و حدیث اور انبیاء اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کا انکار کیا ہے، اور جو لوگ اسلامی معتقدات کا انکار کریں، ان میں تاویلات باطلہ کریں، اور اپنے کفر کو اسلام باور کرائیں، وہ ملحد و زندیق ہیں،

اور زندقہ، کافر و مرتد سے بڑھ کر ہے، اس لئے کہ وہ بکرے کے نام پہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے، اور امت مسلمہ کو دھوکہ دے کر ان کے ایمان و اسلام کو غارت کرتا ہے، اسی بنا پر اگر زندقہ گرفتار ہونے کے بعد توبہ بھی کر لے تو اس کی توبہ کا اعتبار نہیں، اس لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو اس الحاد و زندقہ سے روکے، اگر رک جائیں تو فہماور نہ ان پر اسلامی آئین کے مطابق ارتداد و زندقہ کی سزا جاری کرے۔

اہل ایمان کا ان سے رشتہ ناطہ بھی جائز نہیں، اگر ان میں سے کسی کے نکاح میں کوئی مسلمان عورت ہو تو اس کا نکاح بھی فسخ ہو جاتا ہے۔
جہاں تک مناظرے کا تعلق ہے، ان حضرات سے مناظرہ بھی کر کے دیکھا، مگر ان کے دل میں جو بات بیٹھ گئی ہے اس کو قبر کی مٹی اور جہنم کی آگ ہی دور کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

دارالعلوم کراچی کا جواب :

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔ (۲)۔۔۔۔۔ سوال میں ذکر کردہ اکثر عقائد قرآن و سنت اور اجماع امت کی تصریحات اور موقف کے بالکل خلاف ہیں، اس لیے اگر کسی شخص کے واقعتاً یہی عقائد ہیں تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اس کے ماننے والے بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مذکورہ نظریات و عقائد کا قرآن و سنت کی رو سے باطل ہونا ذیل میں ترتیب وار تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں :

۱:..... یہ (کہنا کہ قرآن پاک کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے پکارا گیا، کبھی تورات، کبھی انجیل اور کبھی زیور، اور مختلف ادوار میں مختلف کتابیں نازل نہیں ہوئیں) کفریہ عقیدہ ہے کیونکہ پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ صحف آسمانی کے علاوہ آسمانی کتابیں چار ہیں، اور قرآن کریم میں اسکی تصریح ہے کہ قرآن کے علاوہ تین آسمانی کتابیں اور ہیں جن میں سے توراہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، اور زیور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی، لہذا قرآن کے علاوہ مذکورہ تین کتب کے مستقل وجود کا انکار کرنا درحقیقت قرآن کریم کی ان آیات کا انکار کرنا ہے جن میں ان کتابوں کے مستقل وجود کا ذکر ہے، درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :

☆ ”وَأَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلِ هَذِي لِلنَّاسِ -“

(آل عمران: ۳)

ترجمہ: ”اور (اسی طرح) بھیجا تھا تورات اور انجیل کو اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”وَمَا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ -“

(آل عمران: ۶۵)

ترجمہ: ”حالانکہ ہمیں نازل کی گئی تورات اور انجیل مگر ان کے (زمانہ کے بہت) بعد۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”وآتیناہ الانجیل فیہ ہدی ونور“ - (مائدہ: ۴۶)

ترجمہ: ”اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا“ -

☆ ”ولیحکم اهل الانجیل بما انزل اللہ فیہ“ -

(مائدہ: ۴۷)

ترجمہ: ”اور انجیل والوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے موافق حکم کیا کریں“ -

☆ ”واذ علمتک الكتاب والحکمة والتوراة

(مائدہ: ۱۱۰)

والانجیل“ -

ترجمہ: ”اور جب کہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور تورات اور انجیل تعلیم کیں“ -

☆ ”الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ

مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل“ - (اعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: ”جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں“ -

☆ ”ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر أن الارض

(الانبیاء: ۱۰۵)

یرثها عبادی الصالحون“ -

ترجمہ: ”اور ہم (سب آسمانی) کتابوں میں لوح محفوظ (میں لکھنے) کے بعد لکھ چکے ہیں کہ اس زمین (جنت) کے مالک

میرے نیک بندے ہوں گے۔“

☆ ”ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض وآتينا داود

زبوراً۔“ (اسراء: ۵۵)

ترجمہ: ”اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے،

اور ہم داؤد (علیہ السلام) کو زبور دے چکے ہیں۔“

☆ ”فاتوا بالتوراة فاتلوها ان كنتم صادقين۔“

(آل عمران: ۹۳)

ترجمہ: ”پھر تورات لاؤ، پھر اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔“

☆ ”وكيف يحكمونك وعندهم التوراة فيها حكم

اللہ۔“ (مائدہ: ۴۳)

ترجمہ: ”اور وہ آپ سے کیسے فیصلہ کراتے ہیں حالانکہ ان

کے پاس تورات ہے، جس میں اللہ کا حکم ہے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور۔“ (مائدہ: ۴۳)

ترجمہ: ”ہم نے تورات نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت

تھی اور وضوح تھا۔“

☆ ”وقفينا على آثارهم بعيسى ابن مريم مصداقاً لما بين

يديه من التوراة۔“ (مائدہ: ۳۶)

ترجمہ: ”اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو اس حالت

میں سمجھا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق فرماتے تھے۔“
(ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة“۔
(ص: ۶)

ترجمہ: ”میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (آچکی) ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں۔“
(ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”ومن یکفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضللا بعیدا“۔
(نساء: ۱۳۶)

ترجمہ: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے، اور اس کے فرشتوں کا، اور اس کی کتابوں کا، اور اس کے رسولوں کا، اور روز قیامت کا، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ“۔

(بقرہ: ۲۸۵)

ترجمہ: ”سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ۔“

اور یہ کہنا کہ قرآن جو جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہو رہا

ہے اور ”قل“ اسی کیلئے کہا جا رہا ہے جو پڑھ رہا ہے۔ یہ بھی تعبیر کے لحاظ سے غلط ہے، کیونکہ قرآن کریم ایک مرتبہ آپ ﷺ پر پورا نازل ہو چکا ہے، اس کے اولین اور آخرین براہ راست مخاطب آپ ﷺ ہیں، اب جو شخص پڑھ رہا ہے وہ قرآن کا اولین اور براہ راست مخاطب نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کے واسطے سے مخاطب ہے اور اس اعتبار سے اپنے آپ کو مخاطب سمجھنا بھی چاہئے۔

۲:..... یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے، (کہ انبیاء کا مستقل کوئی وجود نہیں تھا) کیونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء کا مستقل وجود تھا وہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور وہ بعثت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے انہوں نے عام انسانوں کی طرح دنیا میں زندگی گزاری، ان میں بشری حوائج اور مادی صفات پائی جاتی تھیں، چنانچہ وہ کھاتے بھی تھے، پیتے بھی تھے اور انہوں نے نکاح بھی کئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے معجزات بھی ظاہر فرمائے۔ انہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد بھی کیا، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو اپنے وجود کے لئے مادہ اور مستقل وجود کا تقاضا کرتی ہیں، اس کے بغیر ان کا وجود اور ظہور ہی ممکن ہے، لہذا یہ کہنا کہ انبیاء کا مادی وجود نہیں رہا، قرآن میں وہ صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں، بالکل غلط اور قرآن و سنت کی صریح نصوص کے خلاف ہے، اس سلسلہ میں درج ذیل آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں:

☆ ”كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين

ومنذرين وانزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس

(البقرہ: ۲۱۳)

فيما اختلفوا فيه“۔

ترجمہ: ”سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا جو کہ خوشی (کے وعدے) سنا تے تھے اور ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ (آسمانی) کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں، اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امور اختلافیہ (مذہبی) میں فیصلہ فرمادیں۔“

☆ ”وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرين“۔

(الانعام: ۴۸)

ترجمہ: ”اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈراویں۔“

☆ ”يا معشر الجن والانس الم ياتكم رسل منكم يقصون عليكم آياتي وينذرونكم لقاء يومكم هذا“۔

(الانعام: ۱۳۰)

ترجمہ: ”اے جماعت جنات اور انسانوں کی کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم سے میرے احکام بیان کرتے تھے اور تم کو آج کے دن کی خبر دیا کرتے تھے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجاً

(رعد: ۴۸)

وذرية“۔

ترجمہ: ”اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے

اور ہم نے ان کو ہدایاں اور سچے بھی دیئے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)
 ☆ ”ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا اللہ
 واجتنبوا الطاغوت۔“ (نحل: ۳۶)

ترجمہ: ”اور ہم ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہے ہیں
 کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے چمٹے رہو۔“
 (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆ ”وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔“ (اسراء: ۱۵)
 ترجمہ: ”اور ہم (کبھی) سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو
 نہیں بھیج لیتے۔“

☆ ”وما ارسلنا قبلك من المرسلين الا انهم لياكلون
 الطعام ويمشون فی الاسواق۔“ (فرقان: ۲۰)
 ترجمہ: ”اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب کھانا
 بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔“
 (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆ ”وكم ارسلنا من نبی فی الاولین، وما یاتیهم من نبی
 الا كانوا به يستهزون۔“ (زخرف: ۶-۷)

ترجمہ: ”اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں
 اور ان لوگوں کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ
 انہوں نے استہزانہ کیا ہو۔“

☆ ”کما ارسلنا فيكم رسولا يتلوا عليكم آياتنا
 ويزكيكم ويعلمكم الكتاب والحكمة ويعلمكم ما لم
 تكونوا تعلمون“ - (قرہ: ۱۵۱)

ترجمہ: ”جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم
 الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے ہماری آیات
 (واحکام) پڑھ کر تم کو سناتے ہیں اور (جمالت
 سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الہی) اور
 فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم
 کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆ ”وقالوا مال هذا الرسول يأكل الطعام ويمشي في
 الاسواق“ - (فرقان: ۷)

ترجمہ: ”اور یہ (کافر) لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نسبت) یوں کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ (ہماری
 طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆ ”لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من
 انفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب
 والحكمة“ - (آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: ”حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ سنااتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔“

☆ ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“۔
(فتح: ۲۸)

ترجمہ: ”وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دی، اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

☆ ”رسولا یتلو علیکم آیات اللہ مبینات لیخرج الذین آمنوا و عملوا الصالحات من الظلمات الی النور۔“

(طلاق: ۱۰)

ترجمہ: ”ایک ایسا رسول (بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سنااتے ہیں، تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل کریں (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے نور کی طرف لے آویں۔“

☆ ”لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعتنم حربص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔“ (توبہ: ۱۲۸)

ترجمہ: ”(اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں، جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔“

☆ ”یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول“ (حجرات: ۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو، اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔“

۳: قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کو زمانہ حال میں جو خطاب کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت قرآن کریم کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تھا اس وقت آپ اپنے مادی وجود کے ساتھ دنیا میں موجود تھے اس لئے زمانہ حال میں آپ ﷺ سے خطاب کیا گیا، یہ مطلب نہیں کہ آپ بحیثیت روح ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں۔

یہ عقیدہ (رکھنا کہ چونکہ قرآن شریف میں صیغہ حال سے پکارا گیا ہے اس لئے حضور بحیثیت روح ہر جگہ موجود ہیں اور وہ مادی وجود سے مبرا ہیں) قرآن و سنت کی صریح نصوص اور اہل السنۃ والجماعۃ کے موقف کے خلاف ہے۔ علمائے

لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں اسی طرح حضور اکرم ﷺ بھی ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں، تو یہ کھلا ہوا شرک ہے اور نصاریٰ کی طرح رسول کو خدائی کا درجہ دینا ہے، اور اگر کوئی شخص کسی تاویل کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتا ہے تب بھی اس عقیدہ کے غلط اور فاسد ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور ایسا شخص گمراہ ہے۔ ملاحظہ ہو: جواہر الفقہ ص ۱۱۵ ج ۱، تبرید النواظر مصنفہ مولانا سرفراز صفدر صاحب مدظلہم،

۴:..... اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ بحیثیت مجموعی تمام انبیاء سے افضل ہیں، البتہ بعض جزئیات اور واقعات میں اگر کسی نبی کو کوئی فضیلت حاصل ہے تو وہ اس کے معارض نہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام حاصل ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صفت ”خلت“ حاصل ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام جزئی فضیلتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعی فضیلت کے منافی اور اس کے معارض نہیں ہیں۔

اور یہ کہنا کہ ”حضور ﷺ کے متعلق جتنی بھی احادیث، تاریخ اور تفسیر میں موجود ہیں وہ انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں“۔ درحقیقت احادیث نبویہ کا انکار ہے جو کہ موجب کفر ہے پوری امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، قرآن کریم نے جس طرح اللہ رب العزت کے احکام کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اسی طرح جناب رسول کریم ﷺ کے افعال و اقوال کی بھی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے، لہذا قرآن میں بہت سے ایسے احکام ہیں جن کی تفصیل قرآن میں مذکور نہیں، بلکہ ان کی

تفصیلات اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے میان اور عمل پر چھوڑ دی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے احادیث میں ان کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کا طریقہ، اپنے قول و فعل سے بیان کیا، اگر احادیث انسانوں کی من گھڑت ہیں تو قرآن کریم کے ایسے احکام پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اور یہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا؟

اور اللہ رب العزت نے جس طرح قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اسی طرح قرآن کریم کے معانی کی بھی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث ہی میں ہوئی، اور جن ذرائع سے قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے انہی ذرائع سے احادیث بھی ہم تک پہنچی ہیں، اگر یہ احادیث من گھڑت ہیں اور یہ ذرائع قابل اعتماد نہیں تو یہ امکان قرآن کریم میں بھی ہو سکتا ہے، تو پھر تو قرآن کریم کو بھی نعوذ باللہ من گھڑت کہنا لازم آتا ہے، لہذا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح قرآن کریم اب تک محفوظ چلا آ رہا ہے اسی طرح احادیث بھی محفوظ چلی آرہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا بے نظیر انتظام فرمایا ہے جس کی تفصیل تدوین حدیث کی تاریخ سے معلوم ہو سکتی ہے، لہذا احادیث کو انسانوں کی من گھڑت کہانیاں قرار دینا صریح گمراہی اور موجب کفر ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: ”حجیت حدیث“ مصنفہ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم، ”کتابت حدیث عمد رسالت و عمد صحابہ میں“ مصنفہ مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم، ”حفاظت و حجیت حدیث“ مصنفہ مولانا فہیم عثمانی صاحب۔

۳۔۔۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو شخص یا تنظیم ایسے عقائد کی حامل ہو اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں، اور ان کے لٹریچر اور کیسٹ وغیرہ سے کھل احتراز کریں،

خود بھی نہیں اور دوسروں کو بھی چھاننے کی کوشش کریں، اور ارباب حکومت کو بھی ایسی تنظیم کی طرف توجہ دلائیں تاکہ ان پر پابندی لگائی جاسکے۔

۴۔۔۔۔۔ جو شخص مذکورہ عقائد کو بغیر کسی مناسب تاویل کے مانتا ہے وہ شخص مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی مسلمان بیوی اس کے نکاح سے نکال گئی، اب اس کے عقد میں کوئی مسلمان عورت نہیں رہ سکتی، اور نہ کسی مسلمان عورت کا اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

مذکورہ بالا شخص کے عقائد قرآن و سنت، اجماع امت اور اکابر علماء اہل سنت والجماعت کی تصریحات کے خلاف ہیں، اس کے لیے درج ذیل تصریحات ملاحظہ ہوں:

”فی شرح العقائد: ۲۱۷: ولله تعالى كتب انزلها على انبياءه وبين فيها امره ونهيه ووعدده ووعدده واكلها كلام الله تعالى..... وقد نسخت بالقرآن تلاوتها وكتابتها وبعض أحكامها، وفي الحاشية قوله ”ولله كتب“ ركن من ارکان ما يجب به الايمان مما نطقت النصوص القرآنيه والاخبار النبويه۔“

ترجمہ: ”شرح عقائد ص: ۲۱۷ میں ہے: ”کہ اللہ تعالیٰ کی (قرآن کے علاوہ) کئی کتابیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء پر نازل فرمایا اور ان کتابوں میں امر و نہی، وعدہ و وعید کو بیان فرمایا اور یہ تمام کتابیں کلام الہی ہیں..... اور قرآن مجید

کے نازل ہونے پر ان سابقہ کتب کی تلاوت اور کتبات اور ان کے بعض احکام کو منسوخ کیا گیا، اور حاشیہ میں ہے: قولہ ”واللہ کتب“ یعنی ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن یہ بھی ہے کہ ان سابقہ کتب پر ایمان لایا جائے جن کے بارہ میں نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ شہادت دیتی ہیں۔“

وفیہ: ۴۵: والرسول انسان بعثہ اللہ تعالیٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام۔

ترجمہ: ”اور شرح عقائد ص ۴۵ میں ہے: اور رسول وہ انسان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لیے مبعوث فرماتے ہیں۔“

وفی شرح المقاصد: ۵/۵: النبی انسان بعثہ اللہ تعالیٰ لتبلیغ ما اوحی الیہ و کذا الرسول۔“

ترجمہ: ”اور شرح مقاصد ص ۵ ج ۵ میں ہے کہ: نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ ان احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجتے ہیں جو ان کی طرف وحی فرماتے ہیں اور رسول کی تعریف بھی یہی ہے۔“

وفی شرح العقیدة الطحاویة لابن ابی

العز: ۲۹۷: قوله ونؤمن بالملائكة والنبیین والکتب

المنزلة علی المرسلین ونشهد انہم کانوا علی الحق

المبین - هذه الامور من اركان الايمان قال تعالى: آمن
الرسول بما نزل اليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله
وملائكته وكتبه ورسله“ - (البقره: ۲۸۵)

وقال تعالى: ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل
المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر
والملائكة والكتاب والنبیین“ - (البقره: ۱۷۷)

فجعل الله سبحانه وتعالى الايمان هو الايمان بهذه
الجملة وسمى من آمن بهذه الجملة مؤمنين كما جعل
الكافرين من كفر بهذه الجملة بقوله: ومن يكفر بالله
وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا
بعيدا“ - (النساء: ۱۳۶)

ترجمہ: ”اور ابن ابوالعزّٰی کی شرح عقیدہ طحاویہ کے ص ۲۹۷
میں ہے کہ: ہم ایمان لاتے ہیں ملائکہ پر، نبیوں پر اور ان پر
نازل ہونے والی تمام کتابوں پر اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ
(رسول) سب کے سب حق پر تھے۔ اور یہ تمام امور ارکان
ایمان میں سے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور
مؤمنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ
اور اس کے فرشتوں کے ساتھ، اور اس کی کتابوں کے
ساتھ، اور اس کے پیغمبروں میں سے کسی سے تفریق نہیں

کرتے۔ ”اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کچھ سارا کمال اس میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو، لیکن کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر، اور فرشتوں پر اور کتب پر اور پیغمبروں پر۔“

(ان دلائل سے معلوم ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے ایمان ہی اس چیز کو قرار دیا ہے کہ ان تمام چیزوں پر ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ”مومنین“ نام ہی ان لوگوں کا رکھا ہے جو ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ”کافرین“ ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو ان تمام چیزوں کا انکار کرتے ہیں، جیسے کہ ارشاد الہی ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے، اور اس کے فرشتوں کا، اور اس کی کتابوں کا، اور اس کے رسولوں کا، اور روز قیامت کا، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔“

”وقال فی الحدیث المتفق علی صحته، حدیث جبرئیل، وسواله للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلم عن الايمان فقال: ان تؤمن بالله وملائکته وکتابه ورسوله الخ، فهذه الاصول التي اتفقت علیها الانبياء والرسل صلوات الله علیهم وسلامه، ولم يؤمن بها حقيقة الايمان الا اتباع الرسل۔“

ترجمہ: ”اور حدیث جبرئیل، (جس کی صحت پر بخاری و مسلم

متفق ہیں) میں ہے کہ: حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: ”ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی تمام کتابوں پر، اور تمام رسولوں پر“..... پس یہ وہ اصول ہیں جن پر تمام پیغمبروں اور رسولوں کا اتفاق ہے، اور اس پر صحیح معنی میں کوئی ایمان نہیں لایا مگر وہ جو انبیاء اور سل کے تابعین ہیں۔“

”وفیه: ۳۱۱: واما الانبیاء والمرسلون فعلینا الایمان بمن سمی اللہ تعالیٰ فی کتابہ من رسلہ والایمان بان اللہ تعالیٰ ارسل رسلاً سواہم وانبیاء لایعلم اسماءہم وعددہم الا اللہ تعالیٰ الذی ارسلہم.... وعلینا الایمان بانہم بلغوا جمیع ما ارسلوا بہ علی ما امرہم اللہ بہ وانہم بینوہ بیاننا لایسع احدا ممن ارسلوا الیہ جہلہ ولایحل خلافہ الخ

... واما الایمان بالکتاب المنزلہ علی المرسلین فنومن بما سمی اللہ تعالیٰ منہا فی کتابہ من التوراة والانجیل والزبور، ونومن بان اللہ تعالیٰ سوی ذلک کتباً انزلہا علی انبیاءہ لایعرف اسمائہا وعددہا الا اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: ”اور اسی کتاب کے ص ۳۱۱ پر ہے: رہے انبیاء اور

رسول، پس ہمارے ذمہ واجب ہے کہ ان میں سے ان تمام نبیوں پر ایمان لائیں جن کا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، (اسی طرح) اس پر بھی ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ دوسرے انبیاء اور رسول بھی بھیجے کہ جن کے نام اور تعداد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں یعنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کو جن احکام کے پہنچانے کا حکم دیا تھا، ان انبیاء نے وہ تمام احکام پہنچا دیئے۔ اور انبیاء نے ان احکام کو اتنا کھول کھول کر بیان کر دیا کہ امت میں سے ناواقف سے ناواقف آدمی کو بھی کوئی اشکال نہ رہا، اور ان کے خلاف کرنا حلال نہ رہا۔۔۔ اور رہا ان کتابوں پر ایمان لانا جن کو رسولوں پر نازل کیا گیا سو ہم ان تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نام لیا ہے، یعنی تورات، انجیل، اور زبور۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ کتابوں کے علاوہ اور کتابیں بھی اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں، جن کا نام اور ان کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔“

”وفی شرح العقیة الطحاویة للمیدانی:

۱۰۴: والایمان المطلوب من المكلف هو الایمان

باللہ وملائکتہ وکتبہ بانہا کلام اللہ تعالیٰ الازلی
 القدیم المنزہ عن الحروف والاصوات وبانہ تعالیٰ
 انزلہا علی بعض رسلہ بالفاظ حادثہ فی الواح او علی
 لسان ملک و بان جمیع ما تضمنتہ حق وصدق، ورسلہ
 بانہ ارسلہم الی الخلق لہدایتہم وتکمیل معاشہم
 ومعادہم وایدہم بالمعجزات الدالۃ علی صدقہم
 فبلغوا عنہ رسالتہ الخ۔“

ترجمہ: ”اور میدان کی شرح عقیدہ طحاویہ ص ۱۰۴ پر
 ہے: ”مکلف (یعنی جن وانس) سے جو ایمان مطلوب ہے وہ
 یہ ہے کہ: اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس
 کی تمام کتابوں پر، اس طرح ایمان لانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام،
 کلام ازلی اور قدیم ہے، جو حروف اور آواز سے پاک ہے، اور
 نیز اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو اپنے بعض رسولوں پر تختیوں میں
 حادث الفاظ کی صورت میں نازل کیا، یا فرشتہ کی زبان پر
 اتارا۔ اور نیز وہ تمام کا تمام کلام جس پر کتاب مشتمل ہے حق
 اور سچ ہے۔ اور اللہ کے رسول جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق
 کی طرف ان کی ہدایت، اور ان کی تکمیل معاش و معاد کیلئے
 بھیجا، اور ان انبیاء کی ایسے معجزات سے تائید کی جو ان انبیاء کی
 سچائی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان انبیاء نے اللہ کے پیغام کو

پہنچایا۔“

”قال القاضي عياض في شرح الشفاء: ۳۳۵:

واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشيئي

منه او سبه او جحدده او حرف منه او آية او كذب به او

بشيئي مما صرح به فيه من حكم او خبر او اثبت ما

نفاه او نفى ما اثبتہ على علم منه بذلك او شك في

شيئي من ذلك فهو كافر عند اهل العلم باجماع۔“

ترجمہ: ”علامہ قاضی عیاض شرح شفاء ص ۳۳۵ میں لکھتے

ہیں:

”جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا کسی مصحف یا قرآن کی کسی چیز

کو ہلکا جانا یا قرآن کو گالی دی یا اس کے کسی حصہ کا انکار کیا یا کسی

حرف کا انکار کیا یا قرآن کو جھٹلایا، یا قرآن کے کسی ایسے حصہ

کا انکار کیا جس میں کسی حکم یا خبر کی صراحت ہو، یا کسی ایسے

حکم یا خبر کو ثابت کیا جس کی قرآن نفی کر رہا ہے، یا کسی ایسی

چیز کی جان بوجھ کر نفی کی جس کو قرآن نے ثابت کیا ہے، یا

قرآن کی کسی چیز میں شک کیا ہے، تو ایسا آدمی بالاجماع، اہل

علم کے نزدیک کافر ہے۔“

وفی شرح العقائد ۲۱۵: وافضل الانبياء محمد صلى

الله عليه وسلم لقوله تعالى، كنتم خير امة ولا شك ان

خیرۃ الامۃ بحسب کما لہم فی الدین وذلک تابع
لکمال نبیہم الذی یتبعونہ۔“

ترجمہ: ”شرح عقائد ص ۲۱۵ میں ہے کہ: انبیاء میں سے
سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں“ اللہ تعالیٰ کے اس
قول کی وجہ سے کہ ”تم بہترین امت ہو“ اور اس میں کوئی
شک نہیں کہ امت کا بہترین ہونا دین میں ان کے کمال کے
اعتبار سے ہے۔ اور امت کا دین میں کامل ہونا یہ تابع ہے ان
کے اس نبی کے کمال کے، جس کی وہ اتباع کر رہے ہیں۔“

وفی مشکوٰۃ: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انا سید ولد آدم
یوم القیمة واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول
مشفع۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ”اور مشکوٰۃ شریف میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: ”رسول
اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار
ہوں گا، میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی، اور میں
سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا، اور سب سے پہلے
میری سفارش قبول کی جائے گی۔“

”وفی المرقاة: ۷/۱۰: فی شرح مسلم للنووی....“

وفى الحديث دليل على فضله على كل الخلق لان
مذهب اهل السنة ان الآدمى افضل من الملائكة وهو
افضل الآدميين بهذا الحديث-

ترجمہ: ”اور مرقاۃ ص ۱۰۷ میں ہے کہ: ”یہ حدیث
آپ ﷺ کی تمام مخلوق پر فضیلت کی دلیل ہے“ کیونکہ اہل
سنت کا مذہب ہے کہ آدمی ملائکہ سے افضل ہے اور
آپ ﷺ اس حدیث کی بنا پر تمام آدمیوں سے افضل ہیں
(تو گویا آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے۔“

الغرض یہ شخص ضال و مضل اور مرتد و زندیق ہے، اسلام اور قرآن کے نام پر
مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے، اور سیدھے سادے مسلمانوں کو نبی
آخر الزمان ﷺ کے دامن رحمت سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ فوراً اس فتنہ کا سدباب کرے، اور اس
بے دین کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور اسے ایسی عبرت ناک سزا دی جائے
کہ اس کی آئندہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں، اور کوئی بد مخت آئندہ ایسی جرأت نہ
کر سکے۔

نیز اس کا بھی کھوج لگایا جائے اور اس کی تحقیق کی جائے کہ کن قوتوں
کے اشارہ پر یہ لوگ پاکستان میں اور مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی کی فضا
پیدا کر رہے ہیں؟